کام آئے گی نماز

نماز کی دعوت

(نثر و نظم میں نماز کی ترغیب و اہمیت)

مصنفہ
مولانا امام علی دانش

مکتبہ دانش ڈاکخانہ محمدی ضلع لکھیم پور ۲۶۲۸۰۴

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اسلام کا پہلا رکن کلمۂ طیبہ پر ایمان لانا ہے یعنی اقرار کرنا اور دل سے ماننا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اللہ کے ایک ماننے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی خدائی میں کسی کو شریک نہ جانے اور بس اسی کی عبادت کرے اور رسول ماننے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم نے جو بھی فرمایا ہے چاہے وہ دنیا سے متعلق امر ہو یا آخرت سے متعلق خبر ہو سب حق اور سچ ہے انھیں کی پیروی کرنے میں نجات ہے جو بھی بنیادی عقیدہ رکھتا ہے وہ مسلمان ہے عقیدے کے بعد عملوں میں سب سے اہم عمل اور سب سے عظمت و برکت رکھنے والی عبادت نماز ہے، قرآن و حدیث میں نماز کی اہمیت و فضیلت اور نماز چھوڑنے پر وعید کا بیان سینکڑوں جگہ آیا ہے جن میں سے چند آیتوں اور حدیثوں کا ترجمہ یہ ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

۱ بلاشک نماز ایمان والوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

۲ بے شک نماز بے حیائی اور گناہ سے روکتی ہے۔

۳ وہ اہل ایمان حقیقت میں کامیاب ہو چکے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں

۴ صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ کی مدد چاہو۔

۵ قرآن ہدایت ہے اُن اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے جو غیب پر ایمان
" رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔

۱۲۔ سو خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے لاپرواہی کرنے والے ہیں۔

معلوم ہوا نماز سے اللہ کی مدد ملتی ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے اور جو نمازوں سے لاپرواہی کرتے ہیں ان کے لئے خرابی اور سخت سزا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے اور جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اسے چھوڑا اس نے دین کو ڈھایا نیز نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جو نماز کی پابندی و حفاظت کریگا قیامت کے دن اس کے لئے روشنی اور دستاویز و نجات ہوگی اور جو نماز کی پابندی نہیں کریگا اس کے لئے نہ روشنی ہوگی اور نہ دستاویز نہ نجات، اور وہ قارون و فرعون ہامان اور ابی خلف کے ساتھ ہوگا (اگرچہ ایمان کے سبب آخر میں بخشدیا جائیگا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے امت کے لئے نماز کا تحفہ لائے تھے اور آپ نے آخری وصیت میں نماز کی پابندی کا حکم دیا تھا اور نماز میں اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بتائی ہے' اس لئے جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ہیں ان کے اندر اسلام کی ظاہری علامت موجود نہیں ہے وہ حضورؐ کے تحفہ اور وصیت کو ٹھکراتے ہیں جتنے اللہ والے ہوئے ہیں وہ سب قرآن و حدیث کی پیروی کرتے ہیں اور نمازوں کو پابندی کے ساتھ فریضہ جان کر ادا کرتے ہیں۔

چند واقعات پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے۔

اللہ والوں کے چند واقعات

(۱) خواجہ اجمیریؒ کے جانشین حضرت شیخ صوفی حمید الدین ناگوریؒ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے، ایک مرتبہ آپ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے وہاں آپ کے استاذ مولانا شمس الدین حلوائی اور چند دوسرے بزرگ اجمیر سے آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے' شیخ اپنی نماز میں کافی دیر مشغول رہے

وہ لوگ انتظار کرتے کرتے تھک گئے اور واپس چلے گئے پھر کسی اور جگہ ملاقات ہونے پر مولانا شمس الدینؒ نے شیخ سے کہا کہ ہم تمہاری ملاقات کو آئے اور تم نماز ہی پڑھتے رہے آپ نے کہا حضرت مجھکو کچھ خبر نہیں کہ مسجد میں کون کب آیا اور کب گیا (تاریخ صوفیائے گجرات)

(۲) مولوی سید جعفر علیؒ نے مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ مولانا فرماتے تھے کہ مجھے نماز میں غفلت نہیں ہوتی ہے کبھی کچھ ہوتی ہے تو اللہ تعالےٰ فوراً متنبہ فرما دیتا ہے آخری رمضان میں مولانا اس قدر بیمار اور ضعیف تھے کہ تراویح میں شرکت نہیں کر سکتے تھے ایک روز آپ نے شرکت فرمائی اور چار رکعتیں خود پڑھائیں جس میں سورۂ اسراء پڑھی، مولوی جعفر علی لکھتے ہیں جو لذت اس نماز میں آئی وہ نہ اس سے پہلے کبھی آئی تھی اور نہ اس کے بعد کبھی آئی۔ (کاروانِ ایمان و عزیمت)

(۳) ۱۸۶۴ء میں انگریزی حکومت نے آٹھ آدمیوں پر بغاوت کا مقدمہ چلایا تھا جس کی تفصیل مولوی محمد تھانیسری نے لکھی ہے وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہم لوگوں کو بیڑی اور ہتھکڑی اور طوق پہنا کر لے جایا جائیگا پولیس انسپکٹر بار بار کہتا تھا کہ اگر تم ذرا بھی حرکت کرو گے تو میں طمنچے سے ماردوں گا علیگڑھ سے چل کر دہلی تک کھانا پینا تو درکنار کسی سخت ضرورت کے لئے بھی ہم نہ اتارے گئے جب نماز کا وقت آتا تو میں بلا طلب و بلا اجازت تیمم کر کے بیٹھے بیٹھے اشاروں سے نماز پڑھ لیتا تھا اور گاڑی چلتی رہتی تھی وہ لوگ چپ چاپ میری نماز کو تماشہ سمجھ کر دیکھا کرتے تھے (حوالہ بالا)

(۴) اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ ایک ہفتہ تک ہمارا مقدمہ انگریز مجسٹریٹ کے سامنے چلتا رہا صاحب لوگوں کا تعصب ہم سے یہاں تک تھا کہ مقدمہ کی پیشی کے وقت ہم نے یہ درخواست کی کہ نماز کا وقت آگیا ہے ہم کو نماز پڑھنے کی اجازت بخشی جاوے تو یہ اجازت بھی ہم کو نہ دی گئی مگر وہ ہمارا کیا کر سکتے تھے ہم نے عین مقدمہ کے دوران ہی تیمم کر کے بیٹھے ہوئے اشاروں سے نماز پڑھ لی۔ (حوالہ بالا)

(۵) نواب وزیر الدولہ والیٔ ریاست ٹونک جو کہ سید احمد شہیدؒ سے خاص تعلق رکھتے تھے ان کا واقعہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کے بعد آگرہ میں گورنر جنرل کا دربار ہوا جس میں نواب صاحب مرحوم کی حاضری ضروری تھی اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا نواب صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ دربار میں نہیں جائیں گے رامپور اور بھوپال کے نوابوں نے بہت سمجھایا کہ آپ مسافر ہیں آپ پر جمعہ فرض نہیں پھر آپ پر حکومت کی مخالفت کا گمان بھی ہے اس لئے مناسب ہے کہ آپ دربار میں شریک ہوں نواب صاحب نے فرمایا یہ صحیح ہے مگر میں یہ ہرگز نہ کروں گا کہ اپنے نفس کے لئے خدا کے دربار کو چھوڑ کر دنیا کے دربار میں شریک ہوں آپ نے اطلاع کرادی کہ میں دربار میں شریک نہ ہوسکوں گا مجھے نماز جمعہ میں شریک ہونا ہے اس کا جواب آیا کہ اگر ہمیں پہلے سے یہ خیال ہوتا تو ہم جمعہ کو دربار نہ کرتے آپ نماز جمعہ پڑھیں آپ کے لئے دربارِ خاص منعقد ہوگا اللہ اکبر یہ سو سال پہلے کے نوابوں کا حال تھا اس جیسی دین کی پابندی آجکل اچھے اچھوں میں نہیں ملتی ہے

(حوالہ بالا)

(۶) مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ایک دفعہ لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ایک بڑے جلسہ کے موقع پر عصر کی جماعت میں ایسے وقت شریک ہوئے کہ قرأت شروع ہوگئی تھی سلام پھیرنے کے بعد دیکھا گیا کہ چہرہ اداس ہے اور رنج کے ساتھ یہ فرما رہے ہیں افسوس بائیس برس کے بعد آج تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی (از تحریرات شیخ الحدیث سہارنپوری)

(۷) مولانا قاسم نانوتویؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے تھے اور تکبیر اولیٰ کو کبھی ترک نہ کرتے اذان ہوتے ہی نماز کا اہتمام شروع کرتے انکی اہلیہ مرحومہ کا بھی یہی حال تھا کہ حی علی الصلوٰۃ پر کام کو چھوڑ کر ایسے اٹھ جاتیں گویا اس کام سے کوئی واسطہ ہی نہیں تھا اور نماز میں مشغول ہوجاتیں (حوالہ بالا)

(۸) حضرت شیخ الہندؒ ہمیشہ رمضان میں تراویح کے بعد سے صبح تک قرآن پاک

سنتے رہتے حافظ بدلتے رہتے اور حضرت اخیر تک کھڑے رہ کر پڑھتے تھے جس کی وجہ سے کبھی کبھی پاؤں پر ورم بھی آجاتا تھا جب حضرت کو مالٹا میں قید رکھا گیا وہاں نماز و ذکر کے معمولات میں فرق نہیں آیا اور جب مالٹا سے واپسی ہوئی تو جہاز میں رمضان شروع ہوگیا تھا اس خیال سے کہ ہندوستان پہونچ کر قرآن پورا کرنے کا وقت ملے یا نہ ملے جہاز ہی میں بیس رمضان تک حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے تراویح میں کلام پاک ختم کر دیا۔ (حوالۂ بالا)

(۹) سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رمضان شریف میں پوری پوری رات حافظ بدل بدل کر نماز میں قرآن مجید سنتے رہتے تھے۔ (حوالۂ بالا)

اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام کو اور خیر القرون کے بزرگوں کو نماز سے عشق و محبت کس قدر تھی ان کے بعد بھی ہر زمانہ میں اللہ کے نیک بندے نماز کی پابندی کو اپنی زندگیوں کا سب سے بڑا عمل سمجھتے رہے ہیں، ہم سب کو چاہیئے کہ نماز کی عظمت و اہمیت دلوں میں بٹھائیں اور اس کی پابندی کریں اللہ تعالیٰ توفیق دے، اب اس کے آگے حمد و نعت لکھ کر نماز کی دعوت و ترغیب دینے والی نظمیں لکھی جارہی ہیں کیوں کہ بہت سے لوگ نثر کے بجائے نظم کا اثر جلد قبول کرلیتے ہیں اسلئے نثر و نظم دونوں کے ذریعہ نماز کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ اس کوشش کے طفیل مجھے بھی ہدایت پر قائم رکھے اور نجات نصیب فرمائے آمین

"امام علی عفی عنہ"

۹ رجب سنہ ۱۴۰۶ھ

حمد خدا تعالیٰ

"از مولوی رفیق احمد گونوی"

پہلے خالق کی حمد و ثنا کیجئے
پھر کسی کام کی ابتدا کیجئے

بندگی کے لئے جس نے دی زندگی
شکر اس مہربان کا ادا کیجئے

کر کے آئے ہو وعدہ جو روزِ ازل
ہر قدم ہر نفس پر وفا کیجئے

جس کے قبضہ میں تدبیر و تقدیر ہے
بس اسی ایک رب سے دعا کیجئے

دل کی دنیا بسانی جو منظور ہے
ہر گھڑی اللہ اللہ کیا کیجئے

رب مسلم علے سید الانبیاء
جب دعا کیجئے یہ پڑھا کیجئے

ہیں صحابہ کے امت پہ احسان بہت
ان سے راضی خدا ہو کہا کیجئے

مل گیا دامنِ مصطفےٰ جب رفیق
اور کیا فکر روزِ جزا کیجئے

"نعت"

آؤ پیارے نبی کا کریں تذکرہ اور پھر ان کے پیاروں کی باتیں کریں
یعنی بوبکر و فاروق و عثمان علی ہم انہیں چار یاروں کی باتیں کریں

درحقیقت نجوم ہدایت تھے وہ جاں نثارانِ حق و صداقت تھے وہ
اس لئے جب بھی ہو ذکر شاہ امم چاند کے ساتھ تاروں کی باتیں کریں

اب بھی طائف کی گلیوں سے پوچھے کوئی اب بھی شاہد مدینہ کے بازار ہیں
ہو کے گزرے جہاں شاہ کون و مکاں اُن حسین رہگزاروں کی باتیں کریں
زخم پر زخم سینوں پہ کھاتے رہے پھر بھی ہنستے رہے مسکراتے رہے
ہاں وہی جو راہ حق میں جو کام آگئے آؤ اُن جاں نثاروں کی باتیں کریں
جنگ جاری ہے خطرے میں ہے زندگی اللہ اللہ رے جذبہ بندگی
جن کے نیزوں کے سایہ میں سرخم رہے ایسے سجدہ گزاروں کی باتیں کریں

دعاء

اے خدائے خالق ارض و سماء — تیرا بندہ تجھ سے کرتا ہے دعاء
اے خدائے پاک بیشک تو ہے رحمٰن و رحیم — عام ہے تیری نوازش لطف ہے بے بہا
میں ہوں مجرم اور تو ستار ہے غفار ہے — بخش دے میری خطائیں اور دے عمدہ جزا
تیرے قبضہ میں ہی سب کچھ اے خدائے بے نیاز — ہر دو عالم میں بھلائی ہی بھلائی کر عطاء

ہو شفاعت شافع اعظم کی دانش کو نصیب
نام ہے جنکا محمدؐ اور احمد مصطفےٰ

نعت

خاتم المرسلین سید الانبیاء — سب سے افضل وہی ہیں خدا کے سوا
رحمت کل جہاں شافع المذنبین — کشتی دین و ملت کے ہیں ناخدا

حق تعالیٰ نے ان کو بلایا وہاں — کوئی پہونچا نہیں آج تک اس جگہ
اہلِ طاغوت سب ہو گئے سرنگوں — پرچم مصطفےٰ سب سے اونچا رہا

اُن کے ادنیٰ غلاموں میں دانش بھی ہے
ہے شفاعت کا ان کی ہمیں آسرا

نعت شریف

زباں پر جب محمد مصطفےٰ کا نام آتا ہے
سکوں ملتا ہے دل کو روح کو آرام آتا ہے

ہمیشہ جس نے کی ہے اتباع سنت نبوی
یقیناً ساغر کوثر بھی اسکے نام آتا ہے

غلامی واقعی حاصل ہو جسکو شاہ طیبہ کی،
وہ مسکینوں غریبوں بیکسوں کے کام آتا ہے

یہ کہدو ظالموں سے جلد کرلیں ظلم سے توبہ
نظام عدل و رحمت لیکے اب اسلام آتا ہے

بیاں کیا کر سکے دانش بیچارہ ان کی عظمت کو
خدا کی سمت سے جن کی طرف پیغام آتا ہے"

اسلامی ترانہ

ہم دین کے سپاہی حامی خدا ہمارا — دونوں جہاں کا رہبر ہے رہنما ہمارا
اسلام کے چمن میں تازہ بہار آئے — یہ آرزو ہماری یہ مدعا ہمارا

توحید کے ترانے گونجے وہاں وہاں پر
گزرا جہاں جہاں ہے یہ قافلہ ہمارا

قرآن کی حفاظت کرتے رہے اگر ہم
نام و نشاں رہے گا باقی سدا ہمارا

حق بات ہی کہیں گے حق راہ پر چلیں گے
باقی رہے خدایا یہ حوصلہ ہمارا

جس کارواں کے رہبر اصحاب ہیں نبی کے
اے بھائیو اسی سے ہے یہ سلسلہ ہمارا

نفرت کی آندھیوں میں الفت کی مشعلوں کو
کرتے رہیں گے روشن یہ فیصلہ ہمارا

تبلیغ دیں کریں گے اللہ کے سہارے
دانش ہمیں ملے گا اک دن صلہ ہمارا

نماز

پیش ہو کر بارگاہ رب اکبر میں نماز
بخشوائے گی گنہ گاروں کو محشر میں نماز

گھر حقیقت میں وہ انسانوں کا گھر ہوتا نہیں
خوب خالق سے نہیں ہوتی ہے جس گھر میں نماز

عفو وقت خوف بھی ہوتی نہیں پڑھنا پڑھی
بدر میں جنگ احد میں جنگ خیبر میں نماز

سر طلاطم میں سخت ہو شرط خشکی بھی نہیں
فرض ہوتی ہے جہازوں پر سمندر میں نماز

پاک کپڑا استر عورت بھی نہ ملتا ہو جسے
وہ پڑھے ناپاک ملبوس میسّر میں نماز

ہو اگر بالکل ہی ننگا پاس کپڑا کچھ نہ ہو
حکم ہے ننگا پڑھے اس حال بدتر میں نماز

آ نہیں سکتا جو مسجد انکو لازم ہے پڑھے
کھیت میں کھلیان میں دوکان میں گھر میں نماز

جو نہ پانی پا سکے یا وہ اسے نقصان دے
وہ تیمم سے پڑھے وقت مقرر میں نماز

مل گیا جنت کا پروانہ ہوئی دوزخ حرام
لکھ گئی روز ازل جسکے مقدر میں نماز

اسقدر عارف نمازوں کی ہے تاکید شدید
چھوٹنے پائے نہ کوئی زندگی بھر میں نماز

نماز

بندگی اللہ کی ہے کس قدر بہتر نماز
پڑھتے آئے ہیں ہمیشہ ہر پیغمبر نماز

فرض کی اللہ نے ہر مرد مسلم پر نماز
نور ہے اسلام کا ایمان کا زیور نماز

اس کے بدلے میں خدائے پاک دیتا ہے بہشت
مومنو سوچو ہے کتنا قیمتی گوہر نماز

پھول جاتے تھے کھڑے ہونے سے بابرکت قدم
رات میں پڑھتے تھے اتنی ساقیِ کوثر نماز

مرد و زن پیر و جواں ہو یا توانا یا مریض
ہر مسلماں پر ہے لازم زندگانی بھر نماز

رہنمائی کے لئے آئے گی پیش پل صراط
قبر میں بچھوائے گی جنت کا اک بستر نماز

دین میں ترمیم جو کرتے ہیں سن لیں غور سے
منھ پہ انکے ماردیگا داور محشر نماز

اپنے دانش پر خدایا رحم کر توفیق دے
عمر بھر پڑھتا رہے یہ بندہ کمتر نماز

نماز

(از مولوی غلام حسین خانصاحب عارف)

مونس تنہائی مرقد ہے یہ بے شک نماز
ساتھ دیگی بس یہی مرقد سے محشر تک نماز

آرزومند شفاعت ہوش میں آ یہ سوچ لے
شافع محشر کی آنکھوں کی ہے یہ ٹھنڈک نماز

موت طفل و نوجواں بوڑھے کی کیا دیکھی نہیں
تو بتا آخر جیئے گا چھوڑ کر کب تک نماز

یہ ہے وہ فرض اہم ہوش و خرد کے ساتھ ساتھ
سر سے ٹل سکتا ہے جبتک فرض ہے تب تک نماز

جانچ جب اعمال کی ہوگی تو اس میں شک نہیں
پیش ہوگی پیش حق پہلے یہی بے شک نماز

آسماں چھو لے تو کیا منزل نہ پالے گا مگر
قاعدہ کے ساتھ پڑھتا تو نہیں جب تک نماز

اولیاء نے قرب حق حاصل نمازوں سے کیا
جتنے گزرے انبیاء سب کا رہا مسلک نماز

کیا حسینؓ ابن علیؓ کے ماتمیو یاد ہے
آپ نے چھوڑی نہیں حلقوم کٹنے تک نماز

تم بتاؤ جبکہ انکے غم میں ہو تم چھوڑ، چھوڑ،
بعض شب بیدار پڑھا کرتے ہو کس حد تک نماز

دیکھ عارف سرور کونین عالی جاہ کے ٭ ذہن سے اتری نہ ان کے آخری دم تک نماز

نماز

خنکیِ چشمِ مصطفےٰ دولتِ سرمدی نماز،
حق کی عطائے خاص ہے تمغۂ بندگی نماز

مونسِ مبتلائے غم باعثِ صد خوشی نماز
رہنمائے زندگی قبر کی روشنی نماز

ذکرِ خدا ہے مومنو روح کی زندگی نماز
جرم کیا ہے جائزہ جس نے ادا نہ کی نماز

ہے یہ دوائے بندہ قلب کے اضطراب کی
دین کا یہ ستون ہے ہو نہ قضا کبھی نماز

حکمِ نبی ہے اسطرح مل کے پڑھو جس طرح،
عذر بغیر ہے برا جسنے الگ پڑھی نماز

ہے یہ کلامِ پاک میں مانعِ منکرات ' ہے،
جو کہ خشوع خضوع سے دل سے پڑھی گئی نماز

ہے یہ حدیثِ مصطفےٰ اسمیں نہیں ہے شک ذرا
دین کو اس نے ڈھا دیا جسنے کہ چھوڑ دی نماز

اچھے برے عمل کی جب حشر میں ہوگی پوچھ گچھ
ہوگا سوال پیشتر بولو پڑھی بھی تھی نماز

ہے یہی مقصدِ حیات اور قبالۂ نجات
ساری عبادتوں میں ہے سب سے اہم یہی نماز

نماز

ذکرِ خدا ہے مومنو روح کی زندگی نماز
اس نے بڑا گناہ کیا جس نے ادا نہ کی نماز

خنکی چشم مصطفےٰ دولت سرمدی نماز
حق کی عطائے خاص ہے تمغۂ بندگی نماز

ہے یہ حدیث مصطفےٰ اسمیں نہیں ہے شک ذرا
دین کو اس نے ڈھا دیا جسنے ادا نہ کی نماز

اچھے برے عمل کی جب محشر میں ہوگی پوچھ گچھ
ہوگا سوال پیشتر بولو پڑھی بھی تھی نماز

جتنی بھی ہیں عبادتیں سب سے اہم ہے نماز
عارف وسیلۂ نجات قبر کی روشنی نماز

دعا دانش کی ہے پھر جادۂ حق پر چلے امت ۔۔ رہے پیش نظر انسان کے قرآن اور سنت

نمازیں

نمازیں نبی کی ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک،
نہ ہو ترک ہرگز ہو ممکن جہاں تک
خدا کا عطیہ ہے لاریب بے شک
یہ ہیں فرض دنیا میں جیتے ہو جب تک

قیامت میں ہوں گے دل سب کے دہلے
تو اس روز ہوگا حساب ان کا پہلے
خدا کا یہ حق ہے نمازیں سمجھ لو،
ہیں عجز و دعا کی ادائیں سمجھ لو،

خدا سے ہیں ملنے کی راہیں سمجھ لو،
بہشتوں کی در کی کلیدیں سمجھ لو،
کرو گے اگر تم ان کی تم پاسداری
قیامت میں ہو گی معافی تمہاری

قیامت میں یہ ابر رحمت بنیں گی
تمہیں اپنے سایہ میں پھر ڈھانک لیں گی
خدا سے تمہاری شفاعت کریں گی
درِ باغ فردوس کو کھول دیں گی

جو ہر وقت ان کی رہے جانچ میں تم
پھنسو گے نہ دوزخ کی پھر آنچ میں تم

فحش اور منکر کو ہے کھونے والی،
گناہوں کے داغوں کو ہے دھونے والی،

یہ ہر ایک عبادت میں ہے سب سے عالی،
نمازی کی قسمت ہے روشن اجالی،

سکھاتی ہے یہ عاجزی انکساری
بناتی ہے انسان کو محبوب باری

بصد آرزو یہ دعا کر رہا ہوں
علوم نبی سے بھرے میرا دامن

سلام و پیام

(امام علی دانش ربیع الاول ۱۴۲۰ھ)

صبا مدینہ میں جب پہونچنا نبی سے میرا سلام کہنا
دعا کا ہے آپ کی سہارا ادب سے پھر یہ پیام کہنا

جہاں کی گلیاں مہک رہی ہیں جہاں کے ذرے چمک رہے ہیں
درود لاکھوں سلام لاکھو وہاں بصد احترام کہنا

جو آپکے دین کے ہیں دشمن وہ آج پھر سر اٹھا رہے ہیں
خدا سے آقا دعا یہ کیجئے وہ لے انتقام کہنا

ہوئی ہے امت میں فرقہ بندی غضب ہے آپس میں لڑ رہے ہیں
دلوں میں پیدا ہو پھر محبت درست ہو انتظام کہنا

خدا کے حکموں کو توڑتے ہیں نبی کی سنت کو چھوڑتے ہیں،
زبان سے وہ آپ کے ہیں عاشق عمل میں ہیں بے لگام کہنا
حبیب داور شفیع محشر قسیم کوثر غریب پرور
عطا کیا آپ کو خدا نے سبھی سے اونچا مقام کہنا۔
اگرچہ اسلام ہے درخشاں مگر مسلمان بگڑ چکے ہیں
زمانہ والے مٹا رہے ہیں جو صرف باقی ہے نام کہنا
حضور والا دعائیں کر دیں سکون بخشے خدا تعالیٰ
تڑپ رہے ہیں سسک رہے ہیں یہاں ہزاروں غلام کہنا
دلوں میں ایمان کا نور چمکے ملے ھدایت کی راہ سب کو
کتاب و سنت کی روشنی میں چلے جہاں کا نظام کہنا
حضور والا کریں شفاعت خدا ہمارے گناہ بخشے
ادب سے دانش کی یہ گذارش حضور شاہ انام کہنا"

نماز (۱)

برتر عبادتوں میں عبادت نماز ہے — بہتر عبادتوں میں عبادت نماز ہے
چکھیں گے بے نمازی نہ فردوس کی شراب — کوثر نماز روزہ جنت نماز ہے
ہوگی نمازیوں کو نہ تکلیف مرتے دم — تلخی مرگ کے لئے شربت نماز ہے
رحمت سے حق کی دور ہو کیوں بے نمازیو — بندوں پہ کردگار کی رحمت نماز ہے
پڑھتے نہیں نماز مسلمان کیسے ہو
اے مومنو! نجات کی صورت نماز ہے

نماز (۲)

نورِ ایماں ہے نماز اسلام کا زیور نماز
بندگیِ حق نماز اور عشقِ پیغمبر نماز

مومنو شوقِ عباداتِ خدا ہے اس کا نام
کی ادا شبیرؓ نے جیسے تہِ خنجر نماز

صدمہ پر صدمہ تھا غم پر غم جفا پر تھی جفا
اور نہ مہلت تھی کہ سبط سبطِ پیغمبر نماز

دم میں طے ہو جائے گی باریک راہ پل صراط
عرصہ گاہ حشر میں بن جائے گی رہبر نماز

تاج ہوگا نور کا محشر میں اس کے فرق پر
پنجگانہ جو پڑھے گا خاص وقتوں پر نماز

(۳)

سوئیں گے قبر میں وہی آرام سے صدا   پڑھتے ہیں نیند چھوڑ کے جو تا سحر نماز
وہ کونسی ادا ہے جو ہوتی نہیں ادا   بے دینیوں نے ادا نہیں ہوتی مگر نماز
تھوڑی سی زندگی پہ تو غافل ہے کس قدر   آجائیگی قضا تو قضا اب نہ کر نماز
اے بے نمازیو چلو اب سر جھکا دو تم   دیکھو تو پھر دکھاتی ہے کیا کیا اثر نماز

حاضر تو ہر نماز میں رکھ دل کو اے فقیرؔ
پھر تو سمجھ کہ تو ہے کہاں اور کدھر نماز

"نمازی دل بنا دے اے خدا تو بے نمازی کا"

نمازی دل بنا دے اے خدا تو بے نمازی کا
بچھے مسجد میں روز افزوں مصلّے بے نمازی کا

نمازی یاد کرتے ہیں انھیں جو بے نمازی ہیں
ہوا کرتا ہے مسجد میں بھی چرچا بے نمازی کا

نمازیں تم پڑھو چھوڑو تماشہ ناچ گانے سب
نہ کام آئیگا محشر میں سنیما ۔ بے نمازی کا

نمازیں چھوڑنے کا یہ برا انجام ہوتا ہے
کہ منھ ہو جائے گا محشر میں کالا بے نمازی کا

اشارہ جب کریگا حق تعالےٰ نار کی جانب
چلے گا قافلہ اس وقت روتا بے نمازی کا

نمازیں

(استاذی مولوی غلام حسین عارف مدظلہٗ)

نمازیں نبی کی ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک
نہ ہوں ترک ہرگز ہو ممکن جہاں تک

خدا کا عطیہ ہیں لاریب بے شک
یہ ہیں فرض دنیا میں جیتے ہو جب تک

قیامت میں جب ہونگے دل سب کے دہلے
تو اس روز ہوگا حساب ان کا، پہلے

قیامت میں یہ ابرِ رحمت بنیں گی،
تمھیں اپنے سایہ میں پھر ڈھانک لیں گی،

خدا سے تمھاری شفاعت کریں گی،
در باغ فردوس کو کھول دیں گی،

جو ہر وقت ان کی رہے جانچ میں تم،
پھنسو گے نہ دوزخ کی پھر آنچ میں تم،

فحش اور منکر کو ہے کھونے والی،
گناہوں کے داغوں کو ہے دھونے والی،

یہ ہر اک عبادت میں ہے سب سے عالی
نمازی کی قسمت ہے روشن اجالی

سکھاتی ہے یہ عاجزی انکساری
بناتی ہے انسان کو محبوب باری

نماز

بے کسی میں موت کے دن کام آئیگی نماز — مال و زر سب چھوڑ دینگے ساتھ جائیگی نماز
حشر کے دن دھوپ سے چمکینگے اعضائے وضو — تاج زریں بنکے سر پر جگمگائے گی نماز
پار کیسے کر سکینگے بے نمازی پل صراط — جو نمازی ہیں انھیں رستہ دکھلائے گی نماز
قبر کی تاریکیوں میں ہمکو ہے پورا یقیں — روشنی بنکر وہاں بھی جگمگائے گی نماز
زندگی جبتک ہے باقی ہو نہ اے دانش قضا — پیش داور روز محشر بخشوائے گی نماز

چند احادیث متبرکہ کا ترجمہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

۱ جس نے امر دین میں کوئی ایسا حکم ایجاد کیا جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۲ خبردار دین میں نئی باتیں نکالنے سے بچنا کیونکہ ہر نئی نکالی ہوئی بات دین میں بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مشکوٰۃ)

۳ حضرت جریر ابن عبداللہ نے فرمایا ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت والوں کے یہاں (بلا حاجت شرعی) جمع ہونے کو اور میت کے گھر والوں کو جمع ہونے والوں کے کھلانے کے لئے کھانا تیار کرنے کو جاہلیت کے نوحہ جیسا (حرام) سمجھتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۴ اللہ کی لعنت ہو نوحہ کرنیوالی اور نوحہ سننے والوں پر۔ (مشکوٰۃ)

۵ لعنت ہو قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور اُن کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر اور چراغ جلانے والوں پر۔ (ترمذی)

علم

(تبرکات حضرت مولانا اسعد اللہ رح)

اے عزیز با تمیز و با وقار
خوش نصیب و نیک بخت و بختیار

حق تعالیٰ تم کو رکھے عمر بھر
کامیاب و کامران و کامگار

علم کی کچھ خوبیاں لکھتا ہوں اب
غور سے ان کو پڑھو اے نامدار

علم سے ہوتا ہے انساں محترم
علم سے ہوتا ہے انساں باوقار

علم سے ہے آدمیت کا فروغ
علم باغِ زندگی کی ہے بہار

علم سے ہوتی ہے شہرت دہر میں
علم ہے عالم کا سچا اشتہار

علم کر دیتا ہے انساں کو حلیم
علم سے ہوتا ہے انسان بردبار

علم سے رنگین ہو جاتی ہے روح
علم کر دیتا ہے دل کو پُر بہار

علم روحانی مزوں کا ہے کفیل
آسمانی رحمتوں کا ذمہ دار

بخت خفتہ جاگتا ہے علم سے
علم سے ہوتا ہے غافل ہوشیار

علم کرتا ہے معطر روح کو
علم کیا ہے جنتی میووں کا ہار

علم کیا ہے آدمیت کا بناؤ
علم کیا ہے آدمیت کا سنگار

علم کیا ہے ایک لعلِ بے بہا
علم کیا ہے ایک دُرِّ شاہوار

علم کیا ہے آدمیت کا شرف
علم کیا ہے آدمیت کا وقار

علم کیا ہے ایک لطفِ پُر نشاط
علم کیا ہے ایک لطف پُر بہار

علم کیا ہے کل جہاں کا ماحصل
علم کیا ہے انتخاب روزگار

علم کیا ہے رازدانِ کائنات
حُسنِ فطرت کا حقیقی رازدار

علم کے جھولوں میں شوق و ذوق سے
جھولتے ہیں لطف فضلِ کردگار

علم کے نغموں سے ہو کر مست و خوش　　جھومتی ہے رحمتِ پروردگار

کون لکھ سکتا ہے ساری خوبیاں

علم ہے دریائے ناپیدا کنار

"مفیدِ اصلاحی کتابیں"

دین کی ضروری باتیں حصہ اول اسلامی عقائد اور نماز، دینی معاشرت	۱/۵۰
" " حصہ دوم روزہ، زکوٰۃ اور نکاح و طلاق و حقوق کا بیان	۱/۵۰
اصلاحی تقریریں	۱۰/-
توحید کا خنجر　بجواب زلزلہ و زیر و زبر	۲۵/-
حق پر کون ہے؟　رد بدعت و بریلویت میں مشہور و مقبول کتاب	۱۰/-
قرآن پر ظلم　ترجمہ رضویہ و تفسیر نعیم کی	۴/۵۰
فیصلہ کن مباحثہ　مسئلہ تثلیث پر یادگار دلچسپ گفتگو	۳/-
مختصر سیرت پاک	۳/۵۰
اسلام اور تشیع مذہب	۵/-
تبلیغی جماعت اور مخالفین کا جائزہ	۲/-
پھول ہی پھول، انوار سنت، نغمات حرم وغیرہ حمد و نعت و اسلام اور اسلامی نظموں کے ایمان افروز مجموعے، ہر مجموعہ	۲/

"قرآنی تقریریں" اور دوسری اصلاحی کتب زیر طباعت ہیں

"احیائے سنت" اور اصلاح عقائد و ایمان کی جد و جہد میں شرکت کیجئے

پتہ: ۱- مکتبہ دانش محمدی ضلع لکھیم پور کھیری - یو، پی

۲- مدرسہ رئیس العلوم رائے پور . . . .